۲۲ رمضان المبارک ۱۴۴۱ھ کو ہونے والے مدنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ

ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت (قسط: 180)

خوفِ خدا میں اضافہ کیسے ہو؟

- بچوں سے لالچ کی عادت کیسے دور ہو؟ 09
- جنات سے محفوظ کیسے رہیں؟ 16
- کیا جنات انسانوں کا کھانا کھا سکتے ہیں؟ 22
- اپنی زکوٰۃ نکال کر رسید پر کسی مرحوم کا نام لکھوانا کیسا؟ 23

ملفوظات:
شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علامہ مولانا ابوبلال
محمد الیاس عطار قادری رضوی

پیشکش:
مجلس المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

خوفِ خدا میں اضافہ کیسے ہو؟[1]

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رِسالہ (۲۳ صَفحات) مکمل پڑھ لیجئے اِنْ شَآءَ اللّٰہ معلومات کا اَنمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم: جس نے مجھ پر دن میں ایک ہزار مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا، وہ مرے گا نہیں جب تک جنت میں اپنا ٹھکانہ دیکھ لے۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

خوفِ خدا میں اضافہ کیسے ہو؟

سُوال: ہم گناہ کر کے اِس قدر بے باک ہو جاتے ہیں کہ اللہ پاک کا خوف بھی کم ہو جاتا ہے، ایسی صورت میں کیا کِیا جائے؟

جواب: خوفِ خدا کے حصول کے لئے مسلسل کوشش جاری رکھئے، گناہوں کو ترک کیجئے اور توبہ کرتے رہیے توبہ کرتے رہیں گے تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ خوفِ خدا کی بَرَکت سے گناہوں کو چھوڑنے کی عادت بن جائے گی۔ خوفِ خدا کے حصول کے لئے اچھی صحبت اختیار کرنا بھی بہت ضروری ہے جو کہ آج کل بہت کم ہے، افسوس، غیبت، مذاق مسخری وغیرہ جیسے برے کاموں کا سلسلہ زور پکڑتا جا رہا ہے، لہٰذا لوگوں کی صحبت سے دور بھاگئے، نیز یاد رہے کہ اچھی صحبت سے مراد عاشقانِ رسول کی صحبت ہے، بدمذہب چاہے کتنا ہی نیک کیوں نہ ہو اُس کی صحبت بری صحبت ہے اِس کے سائے سے بھی دور بھاگیے کہ ان کے عقیدے میں خرابی ہے اور جس کے عقیدے میں خرابی ہو اُس کا عمل اُس کو کوئی فائدہ نہیں پہنچاتا اور ایسوں کی صحبت اختیار کرنا ایمان کو تباہ و برباد کر سکتا ہے۔

---

1 ......یہ رِسالہ ۲۲ رَمَضَانُ المبارک ۱۴۴۱ھ مطابق 15 مئی 2020ء (بعد نمازِ تراویح) کو ہونے والے مدنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ ہے، جسے اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ کے شعبے "ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت" نے مُرتّب کیا ہے۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت)

2 ......الترغیب والترہیب، کتاب الذکر والدعاء، باب الترغیب فی اکثار الصلاۃ... الخ ۲/۳۲۸، حدیث: ۲۲۔

لباسِ خضر میں یہاں سینکڑوں رہزن بھی پھرتے ہیں
اگر جینے کی خواہش ہے تو کچھ پہچان پیدا کر

لباسِ خضر سے مراد "راہ نما" ہیں، اور رہزن کا مطلب "ڈاکو" ہے لہٰذا اس کا معنی یہ ہوا کہ یہاں راہ نما کے لباس میں ایمان کے ڈاکو بھی پھرتے ہیں، اگر جینے کی خواہش ہے تو کچھ پہچان پیدا کر یعنی پہچان کہ حقیقی راہ نما کون ہے، ورنہ تو یہی بد مذہب راہ نما اگر عقیدہ خراب کر دے تو یہ ڈاکوؤں سے بدتر ہے، ان کی صحبت ایمان لوٹ سکتی ہے، لہٰذا پہچان پیدا کر کہ کس کی صحبت اختیار کرنی ہے۔ میں آپ سب کو یہی مشورہ دوں گا کہ دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول کو مضبوطی سے تھام لیں، یک در گیر و محکم گیر یعنی ایک دروازہ پکڑیں اور مضبوطی کے ساتھ پکڑیں۔ دعوتِ اسلامی والوں کی صحبت میں رہیں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ ایمان کی حفاظت کا سامان ہوتا رہے گا۔

حضرتِ سَیِّدُنا آدم کا قد مبارک کتنا تھا؟

سُوال: جب آپ سری لنکا تشریف لائے تھے تو کیا اس وقت آپ نے حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کے قدم مبارک کے نشان کی زیارت کی تھی؟ (سائل: محمد زین رضا، سری لنکا)

جواب: جی ہاں! جب میرا سری لنکا جانا ہوا تو وہاں حضرتِ سَیِّدُنا آدم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرف منسوب قدم مبارک کی زیارت کی تھی، آپ کا قدم مبارک بڑا تھا کیونکہ آپ کا قد بھی بہت بڑا تھا، یہاں تک کہ آپ کے بارے میں بیان کیا جاتا ہے کہ آپ کا قد مبارک 60 ہاتھ جتنا تھا[1] یعنی تقریباً 30 میٹر۔

بعدِ وضو پاؤں کے تلوے چادر سے صاف کرنا کیسا؟

سُوال: آپ وضو کے بعد چادر سے اپنے اعضاء خشک کرتے ہیں یہاں تک کہ اپنے پاؤں کے تلووں کو بھی چادر سے صاف کرتے ہیں، اس میں کیا حکمت ہے؟ (سائل: محمد علی عطاری، اولڈ سٹی ایریا)

جواب: ہر مسلمان کی کوشش ہونی چاہیے کہ اس کی طرف سے مسجد کی کسی بھی قسم کی کوئی بے ادبی نہ ہو۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ

[1] بخاری، کتاب الاستئذان، باب بدء السلام، ۴/ ۱۶۴، حدیث: ۶۲۲۷۔

www.dawateislami.net

میرا شروع سے احتیاط کا ذہن ہے کہ مسجد کا فرش آلودہ نہ ہو اور اس پر وضو کے قطرے نہ ٹپکیں۔ شہید مسجد میں عینِ مسجد اور وضو خانے کے درمیان فاصلہ بہت کم ہے اس لئے میں اس وقت بھی وضو کے بعد اپنے اعضاء سے پانی جذب کر لیا کرتا تھا، یہاں تک کہ داخلِ مسجد ہوتے وقت اپنی داڑھی کے نیچے چادر رکھ لیتا تاکہ پانی کے قطرے فرشِ مسجد پر نہ گریں۔ البتہ تھوڑی سی تری باقی ہونی چاہیے کہ جس میں سے قطرے نہ ٹپکیں یعنی صرف تری ہو کہ احادیثِ کریمہ میں اس کے فضائل موجود ہیں۔ چنانچہ ایک حدیثِ پاک ہے کہ یہ تَری قیامت کے دن نیکیوں کے پلڑے میں رکھی جائے گی۔(1)

امیرِ اہلِ سُنَّت کے بچپن کا دلچسپ واقعہ!

سُوال: آپ نے ایک مدنی مذاکرے میں فرمایا تھا کہ میں روڈ پار کر کے ککڑی گراؤنڈ میں کھیلنے نہیں جاتا تھا کیونکہ میری والدہ نے منع کیا تھا، حالانکہ کچھ دن پہلے آپ کے ایک دوست سے میری ملاقات ہوئی تو انہوں نے ایک واقعہ بتایا کہ ہم ایک گلی میں کھیلا کرتے تھے تو میں نے الیاس قادری سے کہا کہ "چلو الیاس! ککڑی گراؤنڈ میں کھیلتے ہیں" آپ نے فرمایا: "میری ماں نے منع کیا ہے" انہوں نے کہا: ماں تو گھر میں ہے ان کو کیا پتا؟ تو آپ نے فرمایا کہ "نہیں جھوٹ نہیں بولنا" پیارے مرشدِ کریم! میری آپ سے درخواست ہے کہ یہ واقعہ بچوں کو بتائیں تاکہ وہ جہاں بھی جائیں والدین کو بتا کر جائیں اور جھوٹ نہ بولیں۔ (سائل: محمد فاروق ایدھی، کراچی)

جواب: ککڑی گراؤنڈ اور ہمارے گھر کے درمیان ایک بڑا روڈ واقع تھا، اور اس روڈ پر گاڑیاں بہت رفتار سے چلتی تھیں اس لئے میری والدہ مجھے اس گراؤنڈ میں کھیلنے کے لئے جانے سے منع کرتی تھیں تاکہ مجھے کسی قسم کی کوئی تکلیف نہ پہنچے یقیناً یہ ان کی مجھ سے محبت تھی۔ نیز میں اپنی ماں سے جھوٹ نہیں بول سکتا تھا کیونکہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مجھے بچپن سے ہی اللہ پاک سے ڈر لگتا تھا۔

اُمِّ عطار کی امیرِ اہلِ سُنَّت پر شفقت!

سُوال: کیا آپ کو کبھی ایسا محسوس نہیں ہوا کہ میری والدہ مجھے باہر کھیلنے نہیں دیتیں اور نہ ہی مجھے میری خواہش کے

---

(1)... ترمذی، ابواب الطہارۃ، باب ماجاء فی المندیل بعد الوضوء، ۱/ ۱۲۰، حدیث: ۵۴۔

مطابق چلنے دیتی ہیں؟ (سائل: سلمان بٹ، کراچی)

جواب: میری ماں نے نہ مجھے کھیلنے سے روکا تھا نہ باہر نکلنے سے روکا تھا، کھڑی گراؤنڈ والا روڈ چونکہ بچوں کے لیے خطرناک تھا اس لئے مجھے اس طرف جانے سے منع کیا جاتا تھا، اس روڈ پر پہلے بھی کئی حادثات ہو چکے تھے، اسی روڈ پر ایک بار کتیانہ اسکول کے غالباً ایک طالبِ علم کا بھی ایکسیڈنٹ ہوا تھا جس پر وہاں کے لوگوں نے احتجاج کیا اور شاید دھرنا بھی ہوا تھا، اس کے بعد اس روڈ پر "پُل" بنادیا گیا، اس لئے میری والدہ مجھے روک کر ٹھیک ہی کرتی تھیں۔

کیا والدین بچوں کی خواہش پوری نہیں کرتے؟

سُوال: آج کل کی اولاد یہ کہتی نظر آتی ہے کہ ہمارے ماں باپ کو ہماری خواہش کا خیال نہیں ہے، والدین ہماری بات نہیں مانتے ہم پر پابندیاں عائد کی ہوئی ہیں، اس حوالے سے آپ کیا فرمائیں گے؟ (سائل: سلمان بٹ، کراچی)

جواب: بچوں کو بظاہر ایسا محسوس ہوتا ہے کہ والدین کو ہماری کوئی فکر نہیں ہے، یہ ہم پر سختیاں کرتے رہتے ہیں، ہماری بات نہیں مانتے، ہماری خواہشات پوری نہیں کرتے، حالانکہ ایسا نہیں ہے، اگر بچے گھر سے کہیں دور گئے ہوئے ہوں یا رات کو گھر دیر سے آئیں تو والدین کو اپنی اولاد کی فکر ہونے لگتی ہے، ان کا احساس ہونے لگتا ہے، انہیں اس بات کا خوف ہوتا ہے کہ انہیں کوئی نقصان یا تکلیف نہ پہنچ جائے۔ ایسا والدین شفقت کی وجہ سے کرتے ہیں، کاش! والدین کی اس ہمدردی کا احساس اولاد کو ہو جائے اور اولاد اپنے والدین کی خوب خدمت کرنے والی بن جائے۔ اولاد کو چاہیے والدین جو مانگیں فوراً حاضر کر دے، جو جائز کام کا حکم دیں فوراً اس کی تعمیل کرے۔ یاد رکھئے! والدین کا حق اولاد کبھی بھی ادا نہیں کر سکتی، لہٰذا والدین کی زیادہ سے زیادہ خدمت کی جائے، والدین میں سے کسی کو بھی ناراض نہ کیا جائے، ان کے احسانات کو یاد رکھا جائے کہ کس طرح انہوں نے تکالیف برداشت کر کے اپنی اولاد کو راحت اور آسائشیں مہیا کی ہیں۔

ایک واقعہ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ کسی شخص کو کوئی مرض تھا ڈاکٹرز نے کہا تمہیں کینسر ہو گیا ہے، یہ سن کر وہ شخص بہت سخت پریشان اور غمگین ہو گیا اور اسی عالم میں اپنے بیٹے کو یاد کرنے لگا لیکن اس کے بدنصیب بیٹے کے پاس اتنا وقت نہیں تھا کہ اپنے والد کی خدمت میں حاضر ہو سکے! ذرا سوچئے اگر آپ آج اپنے والدین کے ساتھ ایسا کریں گے تو

کل آپ کے ساتھ بھی ایسا ہو سکتا ہے، لہٰذا اپنے انجام پر نظر رکھنی چاہیے، والدین کی قدر اگر زندگی میں ہی ہو جائے تو اچھا ہے، والدین کی دعاؤں سے مسائل حل ہوتے ہیں، پریشانیاں دور ہوتی ہیں، مصیبتیں، بلائیں، آفات اور فتنے دفع ہو جاتے ہیں یقیناً اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ ماں باپ کی دعا اولاد کے حق میں قبول ہوتی ہے۔

کیا امام مسجد کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں؟

سُوال: کیا امام مسجد کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں؟ (سائل: سلمان بٹ، کراچی)

جواب: اگر امام مسجد زکوٰۃ کا حق دار ہے تو بے شک اس کو بھی زکوٰۃ دے سکتے ہیں لیکن سوچنا چاہیے کہ جو اللہ کی بارگاہ میں آپ کا سفارشی ہے، آپ کو نماز پڑھاتا ہے، آپ کا امام ہے تو کیا اس کو زکوٰۃ ہی دینا ضروری ہے۔ مشورۃً عرض ہے کہ اپنے امام کو صاف کمائی سے پیسے دیجئے اور زہے نصیب اتنے دیں کہ یہ بھی آپ کی طرح خوشگوار زندگی گزار سکیں انہیں پریشانی یا مال کی کمی کا سامنا نہ کرنا پڑے ورنہ ان کا دل بٹے گا اور امامت کے ساتھ ساتھ ان کو کوئی اور ملازمت یا کچھ اور کام بھی کرنا پڑے گا، کیونکہ ان کے بھی بچے ہیں، گھر کی ذمہ داریاں اور اخراجات ہیں وہ تو انہوں نے پورے کرنے ہی ہیں، اگرچہ بعض ائمہ کے حالات اچھے ہوتے ہیں لیکن سب ائمہ ایسے نہیں ہوتے لہٰذا میں آپ سب سے درخواست کروں گا کہ برائے کرم خصوصیت کے ساتھ ان حضرات کی دل کھول کر مدد کریں، کیونکہ یہ لوگ سفید پوش ہوتے ہیں، کسی سے کوئی چیز نہ مانگتے ہیں نہ کسی سے اپنی حاجت بیان کرتے ہیں، ایسی صورتِ حال میں ہمیں چاہیے کہ اپنی مساجد کے ائمہ، مؤذنین اور خادمین کی خدمت کریں۔ نیز علمائے کرام کی خدمت کریں، ہر مقتدی کو اپنا ذہن بنانا چاہیے کہ میں کم از کم رمضان شریف میں ضرور ائمہ حضرات کی خدمت کروں گا اللہ دے تو زندگی بھر خدمت کرتے رہیں اور جب ان کی خدمت کریں تو ایسا نہ ہو کہ مٹھائی کے ڈبوں یا مصلے، تسبیح وغیرہ سے ان کا گھر بھر دیں، مٹھائی کے ڈبے سے پیٹ نہیں بھرتا، آپ مٹھائی کا ڈبا دے دیں گے یا اچھا ساجا نماز ڈھونڈ کر دیں گے تو اس کا امام صاحب کیا کریں گے، اگر آپ 2000 روپے کا مٹھائی کا ڈبا دینا چاہتے ہیں تو بہتر یہ ہے کہ اس کے بدلے 1200 روپے کیش دے دیجئے تاکہ وہ اپنے بچے کے لیے دوا لے سکیں، ان کے بچوں کی امی کے لیے ضرورت کی چیزیں خرید سکیں، گھر میں کوئی اچھی چیز پکا سکیں، اس لیے مناسب

یہ ہے کہ رقم پیش کر دی جائے تاکہ وہ ضروریاتِ زندگی پوری کر سکیں۔

اسی طرح پیرانِ عظام اور مشائخِ کرام کی بھی خدمت کریں، کیونکہ ہر پیر مال دار نہیں ہوتا ان کا اپنا ایک اندازِ زندگی ہوتا ہے، دکانیں یا ٹھیلا لگانا ان حضرات کی شان کے خلاف ہے، لہٰذا ان کے مریدوں کو چاہیے کہ بڑھ چڑھ کر ان کی مدد اور خدمت کریں، یہاں میں یہ وضاحت کر دوں کہ یہ سب میں اپنے لئے نہیں کہہ رہا مجھے کچھ نہیں دینا میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں میں حاجت مند نہیں ہوں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مجھے پیسوں کی ضرورت نہیں ہے، میرے پاس اللہ پاک کی رحمت سے بہت کچھ ہے آپ میری برادری یعنی امام صاحبان کو دے دیجئے، اگر کسی کی مجھے کچھ دینے کی نیت ہے تو اسے چاہیے کہ اپنے محلے کے امام صاحب کو میرے ایصالِ ثواب کے لیے دے دے۔

کیا اعتکاف میں بیٹھنے والا فرض نماز پڑھا سکتا ہے؟

سُوال: جو امام صاحب اعتکاف میں بیٹھے ہوں کیا وہ فرض نماز پڑھا سکتے ہیں؟

جواب: جی ہاں! جو امام صاحب اعتکاف میں بیٹھے ہوں وہ جماعت سے نماز پڑھا سکتے ہیں۔

وحی کیا ہوتی ہے؟

سُوال: وحی کیا ہوتی ہے؟ (سائل: منیر رضا، بر منگھم)

جواب: اللہ پاک اپنے انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو جو پیغامات ارشاد فرماتا ہے اس کو "وحی" کہا جاتا ہے، وحی کی دو قسمیں ہیں: (1) وحیِ مَتْلُو یعنی جس کی تلاوت کی جاتی ہے جیسے قرآنِ پاک (2) وحیِ غیرِ مَتْلُو یعنی جس کی تلاوت نہیں کی جاتی جیسے احادیثِ مبارکہ۔[1] [2]

کیا طویل اذان دینا درست ہے؟

سُوال: کیا طویل اذان دی جاسکتی ہے؟

جواب: اذان اتنی طویل نہ کی جائے کہ لوگ گھبرا جائیں اور جواب دینے سے بھی کترائیں صرف اتنا وقفہ کیا جائے کہ

---

1 ......تفسیر روح المعانی، پ ۱۰، التوبۃ، تحت الآیۃ: ۲۹، ۵ / ۳۷۸ ماخوذاً۔

2 ......وحی اس کلام کو کہتے ہیں جو کسی نبی پر اللہ کی طرف سے نازل ہوا ہو۔ (نزہۃ القاری، ۱ / ۲۳۴)

کلمات میں ”اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَر“ کہہ کر اتنا رُکے کہ اذان سننے والا بھی جواب کہہ لے یہ مستحب ہے،[1] طویل وقفہ نہ کیا جائے۔ نیز جو بھی اذان دے وہ درست تلفظ اور مخارج کا خاص خیال رکھے، بعض لوگ ویسے درست پڑھتے ہیں لیکن جب یہ کان میں انگلیاں ڈال کر سُر لگاتے ہیں اس وقت غلطی کر جاتے ہیں اور مخارج بھی غلط ہو جاتے ہیں نیز بعض صورتوں میں معنیٰ بھی بدل جاتے ہیں، اس سے بچنا چاہیے۔

شفاعت کا ثبوت؟

سُوال: شفاعت کے بارے میں کچھ ارشاد فرما دیجئے؟

جواب: شفاعت کا ثبوت قرآنِ کریم سے ہے اور شفاعت کا مطلقاً انکار کرنا کفر ہے[2] اور کوئی بھی مسلمان شفاعت کا انکار نہیں کر سکتا سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اللہ پاک کی اجازت سے گناہ گار مسلمانوں کی شفاعت کریں گے اور بڑے بڑے گناہ گار آپ کی شفاعتِ کبریٰ سے داخلِ جنت ہوں گے۔[3] نیز قیامت کے دن انبیائے کرام، اولیائے کرام، علمائے کرام اور صالحین بھی شفاعت کریں گے یعنی ان کی شفاعت سے لوگ جنت میں داخل ہوں گے، یہاں تک کہ کوئی عالم صاحب سے کہے گا حضور! میں نے آپ کو پانی پلایا تھا تو ایسے لوگوں کی بھی شفاعت ہو گی۔ لیکن شفاعتِ کبریٰ یعنی سب سے بڑی شفاعت ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ہی ہو گی۔

نیکی کرنے کے بعد تعریف کی خواہش کرنا کیسا؟

سُوال: کوئی بھی نیک کام مثلاً صدقہ وغیرہ کرنے کے بعد اس بات کی خواہش کرنا کہ کوئی میری تعریف کرے کیسا؟

جواب: کوئی بھی نیک کام کرنے کے بعد اپنی تعریف کی خواہش رکھنا کہ اب کوئی میری تعریف بھی کرے نہایت مذموم عمل ہے! اس سے بچنا چاہیے اور اپنے عمل میں اخلاص پیدا کرنا چاہیے، مسئلہ یہ ہے کہ اگر کسی کی تعریف نہ کی جائے تو اس کا دل ٹوٹ جاتا ہے کہ دیکھو میں نے اتنا اچھا کام کیا کسی نے کوئی حوصلہ افزائی نہیں کی، اسی بنا پر نگران کو بھی پیٹھ تھپک کر اپنے ماتحتوں کی حوصلہ افزائی کرنی پڑتی ہے۔ اے کاش! ہمارا ہر عمل اللہ پاک کی رضا کے لئے ہو اور ہماری یہ

---

1 ......درمختار مع ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب الاذان، ۲/۶۶۔ 2 ......بحر الرائق، کتاب الصلاۃ، ۱/۶۱۱ ملتقطاً۔

3 ......بہارِ شریعت، ۱/۷۰، حصہ: ۱ ملخصاً۔

www.dawateislami.net

خواہش ہی نہ ہو کہ کوئی ہماری تعریف کرے۔ اخلاص کی ایک تعریف یہ ہے کہ اس کو اپنی تعریف سننے کی خواہش تو نہ ہو لیکن کوئی اس کی تعریف کرے تو اس کو برا لگے۔(1) اسی طرح اخلاص کی ایک تعریف یہ ہے کہ جس طرح بندہ گناہوں کو چھپاتا ہے اسی طرح نیکیوں کو چھپائے۔(2) افسوس ہمارا حال یہ ہے کہ اگر ہماری کوئی تعریف کر دے تو ہم نہ صرف خوش ہوتے ہیں بلکہ خوب غور سے سنتے ہیں کہ وہ ہماری تعریف میں کیا کہہ رہا ہے۔

کیا بزرگانِ دین نے ہجرت فرمائی ہے؟

سُوال: کیا بزرگانِ دِین نے ہجرت فرمائی ہے؟

جواب: جی ہاں! بزرگانِ دِین نے ہجرت فرمائی ہے۔ جیسا کہ قُرآنِ کریم کی سورۂ کہف (کی آیت نمبر 9 تا 26) میں اصحابِ کہف کا واقعہ موجود ہے، واقعہ طویل ہے میں اس کا خلاصہ عرض کرتا ہوں چنانچہ اس زمانے میں جو بادشاہ تھا وہ ظالم و کافر تھا، مسلمانوں کو سخت تکالیف پہنچاتا تھا، لہٰذا اصحابِ کہف کو بھی خطرہ لاحق ہوا کہ یہ ظالم بادشاہ کہیں ہمیں شہید نہ کروا دے، لہٰذا اس کے شر سے بچنے کے لئے ان حضرات نے ہجرت فرمائی اور ایک غار میں پناہ لی، اسی طرح اور بھی بزرگانِ دِین نے ایمان بچانے کے لیے یا گناہوں سے بچنے کے لئے ہجرت فرمائی۔ اور حدیثِ پاک میں بھی ہے کہ مہاجر وہ ہے جو گناہوں سے ہجرت کرے یعنی گناہ ترک کر دے۔(3)

(اس موقع پر مفتی صاحب نے فرمایا:) حدیثِ پاک میں یہ بھی موجود ہے کہ ہجرت کبھی منقطع نہیں ہو گی، یہاں تک کہ توبہ منقطع ہو اور توبہ اس وقت منقطع ہو گی جب سورج مغرب سے طلوع ہو گا۔(4)

غوثِ اعظم کا حلیہ مبارک

سُوال: ہمارے پیرانِ پیر، روشن ضمیر حضرتِ سَیِّدُنا شیخ عبد القادر جیلانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا حلیہ مبارک کیسا تھا؟

1 ..... الزواجر، الکبیرۃ الثانیۃ الشرک الاصغر... الخ: خاتمۃ فی الاخلاص، ١/١٠٢۔
2 ..... احیاء العلوم، کتاب النیۃ... الخ، الباب الاول: فی الصدق... الخ، ٥/١٠٥۔
3 ..... ابن حبان، کتاب البر و الصلۃ، باب ذکر الاستحباب للمرء... الخ، ١/٢٨٧، حدیث: ٣٦٢ ماخوذاً۔
4 ..... ابو داود، کتاب الجہاد، باب الھجرۃ ھل انقطعت، ٣/٦، حدیث: ٢٤٧٩۔

جواب: بهجة الاسرار شریف کے حوالے سے حضرت شیخ ابوعبدُ الله بن احمد بن قُدامہ مَقدِسی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں کہ ہمارے امام شیخ الاسلام محیُ الدین سیّد عبدالقادر جیلانی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہِ ضعیف البدن یعنی ظاہری طور پر کمزور بدن والے، درمیانہ قد، فراخ سینہ، چوڑی داڑھی، اونچی گردن، گندمی رنگ، ملے ہوئے ابرو، سیاہ آنکھیں، بلند آواز، اور وافر علم و فضل والے تھے یعنی آپ بہت بڑے عالم اور مفتی بھی تھے۔[1]

بچوں سے لالچ کی عادت کیسے دور ہو؟

سُوال: بچپن سے ہی بچوں کو اپنی خواہشات پوری کرنے کی عادت ہوتی ہے اور اس طرح وہ لالچ میں پڑ جاتے ہیں آپ کیا فرماتے ہیں بچوں کی لالچ کی عادت کیسے دور ہو؟ (سائل: فیصل حسن، خلیج)

جواب: ماں باپ کو بچوں کی نفسیات سمجھ کر اس کے مطابق چلنا چاہیے نیز ان کی اچھی تربیت کرنی چاہیے، ان کی ہر خواہش کو پورا نہ کریں بلکہ ان کی جو خواہش پوری کرنا مناسب ہو وہ خواہش پوری کر دی جائے ورنہ ان کی عادت خراب ہو جائے گی اور یہ آپ کو تنگ کرتے رہیں گے، بچوں کی تربیت کے حوالے سے مکتبۃ المدینہ کی ایک نہایت ہی شاندار کتاب "تربیتِ اولاد" کا مطالعہ کیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ بے حد فائدہ ہوگا۔

داڑھی نہ رکھنے کا مشورہ دینا کیسا؟

سُوال: اگر کوئی داڑھی رکھے تو گھر والے کہتے ہیں: "داڑھی نہ رکھو ابھی عمر ہی کیا ہے تم بوڑھے لگو گے" ایسا کہنا کیسا؟

جواب: ایسا کہنا بالکل غلط ہے، داڑھی رکھنے سے روکنا گناہ ہے کیونکہ داڑھی رکھنا واجب ہے۔ داڑھی رکھنے میں عمر کی کوئی قید نہیں، جب بندہ بالغ ہو جائے اور اس کی داڑھی آ جائے تو واجب ہے کہ اس کو نہ کاٹے بلکہ رکھ لے نیز یہ کہنا "ابھی عمر ہی کیا ہے؟ بعد میں رکھ لینا یا بڑے ہو کر رکھ لینا" یہ ایک فضول بات ہے، ضروری نہیں کہ موت بوڑھے شخص کو ہی آئے کئی نوجوان بھی روزانہ مرتے ہیں۔ بھلائی کے کاموں سے روکنا مسلمانوں کا شیوہ نہیں یہ تو کافروں کا کام ہے جیسا کہ ولید بن مغیرہ بھی لوگوں کو بھلائی سے روکتا تھا اس لیے اللہ پاک نے قرآنِ کریم میں اس کی یہ خامی اور عیب

---

[1] بهجة الاسرار، ذکر نسبه وصفته، ص ۱۷۴۔

بیان فرمایا ہے: ﴿مَّنَّاعٍ لِّلْخَیْرِ﴾ [1] ترجمۂ کنزالایمان: بھلائی سے بڑا روکنے والا۔

ٹیبلیٹ پھینک دیا!

سُوال: ایک بچہ ہے اسے جب ٹیبلیٹ دیتے ہیں تو روتا ہے اور جب اس کو قرآنِ پاک دیں تو خوش ہو جاتا ہے یہ ارشاد فرمائیے کہ یہ تربیت اس کے والدین نے کی ہے یا اللہ پاک کی طرف سے اس بچے کو یہ نعمت حاصل ہے؟

جواب: یہ بظاہر قدرتی معاملہ بھی ہو سکتا ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ قرآنِ پاک کی خوبصورتی اور اس کے حجم کو دیکھ کر بچہ اس کی طرف لپک رہا ہو، بہر حال یہ اچھی بات ہے، ایک چھوٹے بچے کو بہت پہلے میں نے ایک ایئر پورٹ پر دیکھا تھا وہ چھوٹا کمپیوٹر کندھے پہ لٹکا کر مٹک مٹک کر چل رہا تھا۔ ایک وہ بھی بچہ تھا، اس کا یہ حال تھا اور ایک یہ بچہ ہے ماشآءَ اللہ۔

خلفائے راشدین کو نِدا کرنا کیسا؟

سُوال: کیا خلفائے راشدین کے ناموں کے ساتھ "یا" کا لفظ لگا سکتے ہیں؟

جواب: بالکل لگا سکتے ہیں اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ [2]

شادی ننھیال میں کی جائے یا ددھیال میں؟

سُوال: جن لوگوں کی شادی الگ الگ خاندانوں میں ہوتی ہے، جب ان کی اولاد ہوتی ہے تو والد صاحب یہ کہتے ہیں کہ اپنی بیٹی کی شادی اپنے خاندان میں کروں گا، ماں کہتی ہے کہ میں اپنے خاندان میں اپنی بچی کی شادی کروں گی، بچی اگر ماں کے خاندان کو ترجیح دے کر شادی کر لے تو باپ کہتا ہے کہ میری بیٹی غلط ہے، میری بیٹی میری بات نہیں مانتی ہے اب ایسی صورت میں بیٹی اور اس کے والدین کو کیا کرنا چاہیے؟

جواب: واقعی یہ بڑا پیچیدہ معاملہ ہے، والد صاحب کو اس معاملے میں اپنے فیصلے پر نظرِ ثانی کرنی چاہیے کیونکہ بیٹی کا جھکاؤ عام طور پر ماں کی طرف زیادہ ہوتا ہے، اگر بیٹی نے ماں کا فیصلہ مان لیا تو باپ کی بات غیر وزنی ہو جائے گی اور اس طرح باپ کو صدمہ ہو گا، پھر ہو سکتا ہے کہ آپس میں جھگڑا ہو، گناہوں کے دروازے کھلیں، اسی لیے جو بھی معاملہ کریں

1 ... پ۲۹، القلم: ۱۲۔ 2 ... تفسیر خزائن العرفان، پ۵، النسآء، تحت الآیۃ: ۶۴۔

www.dawateislami.net

خوب سوچ سمجھ کر اور حکمتِ عملی کے ساتھ کریں یعنی والدین اگر آپس میں اس حوالے سے مشورہ کر لیں تو اچھا ہے، نیز شریعت کی رو سے اپنی برادری میں شادی کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ بیٹی کو بھی چاہیے کہ خوب صبر سے کام لے اور حکمتِ عملی کے ساتھ اس معاملے کو ڈیل کرے، اگر ایسی صورت ہو کہ دونوں طرف بیٹی کو رشتہ منظور ہو تو پھر پرچیاں ڈال کر قرعہ اندازی کر لی جائے، اور پھر اس کے مطابق عمل کر لیا جائے، مقصد یہ ہے کہ لڑائی جھگڑے سے مکمل گریز کیا جائے، کیونکہ لڑائی ہوگی تو گھر تباہ ہو سکتا ہے۔

چھوٹے اور بڑے گناہ میں کیا فرق ہے؟

سُوال: چھوٹے اور بڑے گناہ کون کون سے ہوتے ہیں اور ان میں کیا فرق ہے؟

جواب: گناہ دو طرح کے ہیں: (1) کبیرہ گناہ جیسے شراب پینا، چوری کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا اور کسی چھوٹے گناہ کو ہلکا جاننا، (2) کتابوں میں کبیرہ گناہوں کی مختلف تعداد بیان کی گئی ہے مثلاً 76، 200، 800 وغیرہ، بہر حال گناہ چھوٹا ہو یا بڑا تمام گناہوں سے ہی ہر حال میں بچنا چاہیے، ہمیں یہ دیکھنا چاہیے کہ یہ نافرمانی کس کی ہے؟ اگر اللہ پاک کسی چھوٹے سے گناہ پر بھی ناراض ہو گیا اور ہم عذاب میں گرفتار ہو گئے تو کیسے برداشت کریں گے؟ جہنم کا سب سے ہلکا عذاب یہ ہو گا کہ آگ کی جوتیاں پہنائی جائیں گی جس کی تپش سے دماغ اس طرح کھولتا ہو گا جیسے پتیلی کھولتی ہے۔[1] ذرا سوچئے ہمیں معمولی سر کا درد ہو جائے تو ہماری کیا کیفیت ہوتی ہے؟ تو جس کا دماغ پتیلی کی طرح کھولتا ہو گا، اس کی کیا حالت ہوگی؟ جس غیر مسلم پر عذاب ہو رہا ہو گا اس کو اگر کہا جائے کہ دنیا کی ساری دولت اور سارے خزانے تجھے دے دیئے جائیں تو کیا ان آگ کی جوتیوں سے نجات حاصل کرنے کے لئے وہ سارا مال اس کے فدیئے میں دے دے گا؟ تو وہ کہے گا ہاں دے دوں گا۔[2] ذرا غور کیجئے کہ سب سے ہلکے عذاب کی یہ کیفیت ہے تو بڑا عذاب کیسا ہو گا؟ اللہ کرے کہ ہمیں کسی بھی قسم کا کوئی بھی عذاب نہ ہو، بلکہ ہمیں جہنم سے ایسی آزادی مل جائے کہ ہم لمحہ بھر کے لئے بھی جہنم میں نہ جائیں، بلکہ جنت میں پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پڑوس میں پہنچ جائیں اور اپنے آقا کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پڑوس میں ہی رہیں۔

1 ...... مسلم، کتاب الایمان، باب اھون اھل النار عذابا، ص ۱۳۴، حدیث: ۳۶۲۔

2 ...... بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب خلق آدم صلوات اللہ علیہ وذریتہ، ۲ / ۴۱۳، حدیث: ۳۳۳۴۔

www.dawateislami.net

کیا بھکاریوں کو بھیک دینی چاہیے؟

سُوال: جو لوگ بھیک مانگتے ہیں کیا ان کو بھیک دینی چاہیے؟

جواب: روڈوں پر، بازاروں میں اور بالخصوص رمضان المبارک میں جو بھکاری گھوم رہے ہوتے ہیں، یہ عام طور پر پیشہ ور بھکاری ہوتے ہیں، ان کو بھیک نہیں دینی چاہیے، ایسے لوگوں کو بھیک دینا گویا اس کام میں ان کی مدد کرنا ہے اور اس سے ان کی عادت مزید خراب ہو جاتی ہے، فتاویٰ رضویہ شریف میں ہے کہ جو پروفیشنل بھکاری ہو یعنی بھیک مانگنا جس کا پیشہ ہو، اس کو بھیک دینا جائز نہیں ہے، (1) کیونکہ ایسے شخص کو دینا اس کے گناہوں پر مدد کرنا ہے کہ ایسا شخص پھر روزی کمانے کے جائز ذرائع اختیار نہیں کرے گا، انہی کاموں میں پڑا رہے گا اور ایسے لوگ عام طور پر ماہر ہوتے ہیں ان کو معلوم ہوتا ہے کہ کس طرح مانگنا ہے، کون سے الفاظ استعمال کرنے ہیں، کیا کیا بہانے بنانے ہیں، نیز ان کے پاس ایکسرے، رپورٹیں اور دواؤں کی لسٹیں ہوتی ہیں کہ یہ دوا چاہیے وہ دوا چاہیے، جبکہ جو واقعی مستحق ہو گا اس سے صحیح طرح بات بھی نہیں کی جائے گی یعنی اس کی آواز لڑکھڑائے گی اور بڑی مشکل سے اس کے منہ سے آواز نکلے گی۔

پچھلے دنوں سوشل میڈیا پر ایک کلپ وائرل ہوا تھا اس ویڈیو کلپ میں یہ دکھایا گیا تھا کہ ایک شخص بیٹھا ہوا ہے اور اس کی حالت بالکل بھکاریوں والی ہے، اس کو کوئی وہاں سے اُٹھانا چاہ رہا تھا لیکن وہ کہہ رہا تھا کہ میں چل نہیں سکتا اس شخص نے بھی کافی اصرار کیا کہ یہاں سے چلے جاؤ لیکن وہ نہ مانا اور مختلف حیلے بہانے کرنے لگا آخر میں اس شخص نے اسے کوئی زور دار دھمکی دی تو اب وہ وہاں سے اُٹھا اور تیزی سے کسی جانب چلا گیا، حالانکہ وہ بھکاری کہہ رہا تھا کہ میں چل پھر نہیں سکتا! تو عام طور پر جو پیشہ ور بھکاری ہوتے ہیں یہ لوگوں کو دھوکا دے رہے ہوتے ہیں، لہٰذا ایسے لوگوں کو بھیک دینا گویا ان کی اس کام پر حوصلہ افزائی کرنا ہے لہٰذا ایسے لوگوں کو کچھ بھی نہ دیا جائے، بلکہ سفید پوش رشتہ داروں کی مدد کرنی چاہیے، اسی طرح جو ناراض رشتہ دار ہوں ان کی مالی مدد کرنی چاہیے کہ یہ زیادہ ثواب کا باعث ہے۔ لہٰذا جس طرح ہو سکے اپنے ان رشتہ داروں کی مدد کیجئے جن کی مالی حالت ٹھیک نہیں یا جن کا بہت مشکل سے گزر بسر ہوتا ہے۔

---

1 ...... فتاویٰ رضویہ، ۲۳/ ۴۶۳۔

اصل مستحق کی پہچان کیسے ہو؟

سُوال: بعض لوگوں میں دوسروں کی مدد کرنے کا جذبہ تو موجود ہوتا ہے لیکن کیسے فیصلہ کریں کہ کون واقعی مستحق ہے اور کون نہیں ہے لیکن پھر بھی مستحق ہونے کی ایکٹنگ کر رہا ہے، بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں جنہوں نے اچھے کپڑے پہنے ہوتے ہیں اور انگریزی میں بات بھی کر رہے ہوتے ہیں کہتے ہیں: ”میری فیملی ساتھ ہے، میرا پرس چوری ہوگیا ہے میری مدد کیجئے“ اور یہ لوگ دس بیس روپے نہیں مانگتے بلکہ زیادہ ہی مانگتے ہیں ایسے موقع پر کیا کیا جائے؟

جواب: واقعی ایسے لوگ بہت چالاک ہوتے ہیں، کئی سال پرانی بات ہے ایک شخص ہمارے پاس آیا اور اس طرح کہنے لگا کہ میں بہت پریشان ہوں، میرے ساتھ یہ مسئلہ ہے وہ مسئلہ ہے، میری مدد کرو میں ایک کیس میں پھنسا ہوا ہوں، اسی حوالے سے کراچی آیا ہوا ہوں، مجھے واپس لاہور جانا ہے اور میرے پاس واپسی کا کرایہ بھی نہیں ہے لہٰذا میری مدد کیجئے، اس شخص نے ایسا انداز اختیار کیا کہ پتھر کو بھی یقین آجائے کہ یہ واقعی مستحق ہے، پھر ہم نے اس سے کہا کہ کتنے پیسے چاہئیں اس نے کوئی رقم بتائی ہم نے کہا بھائی یہ تو بہت زیادہ ہے تو اس نے کہا چلو پھر اتنا دے دو، یعنی وہ سودے بازی پر اتر آیا کہ اتنے پیسے دے دو اُتنے پیسے دے دو، اس کی حرکتوں سے ہمیں یقین ہوگیا کہ یہ شخص جھوٹ بول رہا ہے، لہٰذا اس کو کچھ بھی نہ دیا جائے لہٰذا ہم نے اسے ایسے ہی لوٹا دیا! یہ ایک مثال نہیں ہے اس طرح کی کئی مثالیں ہیں کہ ایسے لوگ طرح طرح کے حیلے بہانے کرکے بھیک مانگتے ہیں اور بندہ دیکھ کر بات کرتے ہیں یعنی جو جس طرح گھر جائے اس کو گھیر لیتے ہیں۔ ہمیں اس طرح کے جو لوگ بھی ملے ان کے ساتھ ہم نے یہ بھی کیا کہ ان سے کہا: چلیں ٹھیک ہے ہم آپ کی مدد کرتے ہیں چنانچہ ہم نے اپنے کسی اسلامی بھائی سے کہا کہ اس کو ٹرین کا ٹکٹ دلا دو اب وہ کہاں سے کسی اور شہر جائے گا وہ ہے ہی کراچی کا، اسی طرح کوئی کہتا ہے بھوک لگ رہی ہے پیسے دے دو تاکہ میں کھانا کھالوں تو ہم اپنے ساتھ والے کو کہتے ہیں بھائی اس کو ہوٹل لے جا کر کھانا کھلا دو، اب وہ کھانا کہاں سے کھائے گا اسی طرح یہ کر تو وہ دوبار پہلے ہی کھا چکا ہے۔ اسی طرح کراچی میں ایک شخص میرے پاس آیا وہ بظاہر مالدار لگ رہا تھا، کہنے لگا میری رہائش U.K میں ہے کچھ دنوں کے لئے ایک ضروری کام کے سلسلے میں حیدر آباد میں رکا ہوا ہوں، اب یہاں سے مجھے حیدر آباد جانا ہے وہاں سے

UK جاؤں گا، ابھی میرے پاس حیدر آباد جانے کے لئے بھی کرایہ نہیں ہے، لہٰذا آپ میری مدد کریں، اس سے ہم نے کہا اپنا پاسپورٹ دکھایئے تو کہنے لگا وہ تو حیدر آباد میں ہی ہے، ہم نے اس سے کہا لے کر آجایئے گا پھر بات کریں گے۔

ان میں بعض جو بہت زیادہ جری اور بے باک ہوتے ہیں وہ کہتے ہیں: "ہم کو سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بھیجا ہے اور انہوں فرمایا ہے کہ الیاس قادری ہمارا عاشق ہے اس کے پاس چلے جاؤ وہ تمہاری مدد کرے گا لہٰذا میں آپ کے پاس آیا ہوں مجھے اتنے اتنے پیسے چاہئیں!" ایسوں سے میری گزارش ہے کہ آپ کا رابطہ آقا کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اس قدر مضبوط ہے تو آقا کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے عرض کر دیجئے کہ الیاس قادری کو آپ حکم فرمادیں، جب آقا کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مجھے حکم فرمادیں گے تو میں تمہیں پیسوں سے نہلا دوں گا! اسی طرح حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے حوالے سے بھی لوگ آکر بیان کرتے ہیں۔ جس طرح فلموں میں ایکٹر رو رہے ہوتے ہیں اسی طرح یہ لوگ بھی مسکینوں والی صورت بنا کر بظاہر رو رہے ہوتے ہیں، یہ تمام باتیں میں نے اپنے تجربے سے بتائی ہیں۔

کیا چھوٹے معذور بچوں کو بھیک دینی چاہیے؟

سُوال: بہت سے چھوٹے چھوٹے بچے جو معذور ہوتے ہیں ان کو بھی دیکھا گیا ہے کہ وہ بھی سڑکوں پر یا کسی سگنل پر بھیک مانگ رہے ہوتے ہیں کیا ان کو بھیک دینی چاہیے؟

جواب: یہ بچے واقعی قابلِ رحم ہیں لیکن ایک پورا مافیا ہے جو بچوں کو اغوا کرتا ہے، ان کو سخت سے سخت اذیتیں دیتا ہے، ان کو اس طرح بجلی کے جھٹکے دیتا ہے جس سے یہ بچے اپنے والدین اور گھر کا ایڈریس بھول جاتے ہیں، ایسے بچوں سے یہی لوگ بھیک منگواتے ہیں اور ان پر نظر رکھتے ہیں اور جب کوئی نہیں ہوتا تو ان کے پاس آکر پیسے لے جاتے ہیں، ان بچوں کو صحیح سے کھانا بھی نہیں دیتے، اتنا دیتے ہیں جس سے یہ لوگ زندہ رہ سکیں، یقیناً ایسے لوگ بڑے ظالم ہیں۔

(اس موقع پر نگرانِ شوریٰ نے فرمایا:) بعض گاڑی والوں نے تو باقاعدہ اپنے پاس بکس میں ریزگاریاں خاص اسی مقصد کے لئے رکھی ہوتی ہیں کہ ان کو معلوم ہے فلاں فلاں مقام یا سگنل پر مخصوص بھکاری کھڑے ہوں گے جو ہر وقت اسی سگنل پر ہوتے ہیں ہمیں ان کو دینا ہے، حالانکہ اس طرح جو لوگ دیتے ہیں ان کو اس بات کا احساس ہونا چاہیے کہ ہم ان

پیشہ ور بھکاریوں کی حوصلہ افزائی کر رہے ہیں حالانکہ ایسے لوگوں کی حوصلہ شکنی کرنی چاہیے، تاکہ ہمارا معاشرہ اس بری آفت سے پاک ہو، ہمارے جو اسلامی بھائی دعوتِ اسلامی ویلفیئر کا کام کر رہے ہیں وہ ہمیں آ کر بتاتے ہیں کہ ہم نے ایسے ایسے گھروں میں راشن پہنچائے ہیں جن کے گھروں کے دروازے اور چھتیں تک نہیں ہیں، ایسے لوگ پھر بھی کسی کے سامنے ہاتھ نہیں پھیلاتے، کسی سے مانگتے نہیں، کسی کے پاس جا کر سوال نہیں کرتے، آپ بھی ایسے لوگوں کی مدد کریں جو واقعی مدد کے مستحق ہیں، ڈھونڈیں گے تو ایسے لوگ ضرور مل جائیں گے۔

بیوی کا پہلے شوہر کے باپ سے پردہ ہو گا یا نہیں؟

سُوال: اگر کسی شوہر کا انتقال ہو جائے یا وہ اپنی بیوی کو طلاق دے دے اور بیوی کی دوسری جگہ شادی ہو جائے تو کیا پہلے والے سسر سے اس بیوی کا پردہ ہو گا؟ (نگرانِ شوریٰ کا سُوال)

جواب: لڑکی اگرچہ بیوہ ہوئی ہو یا مطلقہ ہو حرمتِ مصاہرت ختم نہیں ہوتی، حرمتِ مصاہَرت کا حکم باقی رہے گا۔ البتہ اولیٰ یہ ہے کہ عورت اب بھی اپنے پہلے شوہر کے باپ سے پردہ کرے[(1)] [(2)]۔

کیا بار بار کی جانے والی غلطی اللہ پاک معاف فرما دیتا ہے؟

سُوال: اگر انسان بار بار کوئی غلطی کرے اور شرمندگی سے اللہ پاک کی بارگاہ میں معافی مانگے تو کیا اللہ پاک اس کی معافی کو قبول فرماتا ہے؟ (نگرانِ شوریٰ کا سُوال)

جواب: اللہ پاک کی رحمت بہت بڑی ہے اگر کوئی شخص بتقاضائے بشریت 100 بار گناہ کرے اور سچے دل سے ربِّ کریم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر معافی مانگے تو اللہ پاک اس کو معاف فرما دیتا ہے اور اگر اس نے توبہ سچی نہ کی تو یہ توبہ ہی

1 ..... فتاویٰ رضویہ، ۲۲/ ۲۲۳۔

2 ..... بہو کے لئے سسر محارم میں سے ہے، کیونکہ سسر کے ساتھ نکاح کرنا ہمیشہ کے لئے حرام ہے اور بیٹے کے انتقال یا طلاق کے بعد بھی سسر محرم ہی رہے گا، غیر محرم نہیں بنے گا، لہٰذا بیٹے کے انتقال کے بعد بھی بہو پر سسر سے پردہ کرنا لازم و ضروری نہیں ہے، البتہ بہتر اور افضل ہے خاص طور پر جب بہو جوان ہو اگر فتنہ کا اندیشہ ہو تو پردہ کرنا واجب ہو گا۔ فی زمانہ ہمارے معاشرے کے حالات انتہائی ناگفتہ بہ ہیں اور ان حالات میں احتیاط کا دامن تھامنے میں ہی عافیت ہے، لہٰذا فی زمانہ بہو کو چاہیے کہ وہ کم از کم سسر سے تنہائی و خلوت اختیار کرنے سے بچے یعنی ایسا موقع نہ آنے دے جب گھر میں کوئی تیسرا نہ ہو اسی میں احتیاط ہے۔ (فتاویٰ اہلسنت غیر مطبوعہ)

نہیں ہے بلکہ یہ تو مَعَاذَ اللّٰہ مذاق کرنا ہے۔[1]

جنات سے محفوظ کیسے رہیں؟

سُوال: ہم انسان جنات کے شر اور فتنے سے کس طرح محفوظ رہ سکتے ہیں؟

جواب: جنات وغیرہ کے شر اور فتنوں سے بچنے کا ایک بہترین حل یہ ہے کہ اپنے اوپر حصار کر لیا جائے، حصار کا طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہاتھ دعا کی طرح پھیلا لیں اور تعوّذ کے بعد ہر سورت سے پہلے بِسۡمِ اللّٰہِ پڑھ کر سورۂ اخلاص، سورۂ فلق، سورۂ ناس تین بار پڑھیں، پھر ہاتھوں کی انگلیوں پر دم کر کے پورے جسم پر جہاں تک ہاتھ پہنچے وہاں ہاتھ پھرا لیں، اس طرح تین بار کریں۔ یہ حصار سنّت سے ثابت ہے یعنی خود سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یہ عمل فرماتے تھے۔[2] یہ عمل سنّتِ مبارکہ کی نیت سے کیجئے اِنْ شَآءَ اللّٰہ نہ کوئی جن ستائے گا اور نہ ہی کوئی جادو اثر کرے گا۔

میری عمر تمہیں لگ جائے کہنا کیسا؟

سُوال: اگر کوئی کسی نیک شخص کو دیکھ کر کہے کہ "میری بھی عمر اس نیک شخص کو لگ جائے" کہنے والا اگر اس نیت سے کہے کہ میں بہت گناہ گار ہوں شاید میری بخشش ہو جائے اور میں نیک بن جاؤں کیا ایسا کہنا درست ہے؟

جواب: فتاویٰ رضویہ شریف جلد 23 صفحہ نمبر 284 پر معجم کبیر کے حوالے سے یہ حدیثِ پاک ہے کہ رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ملاقات چند بچیوں سے ہوئی جو کہہ رہی تھیں کہ ہم تمہیں اپنی زندگی بخشتی ہیں، تم ہمیں بخشو، آپ نے فرمایا یوں نہ کہو بلکہ یوں کہو: حَیَّانَا وَاِیَّاکُم یعنی اللّٰہ پاک ہمیں بھی زندہ رکھے اور تمہیں بھی زندہ رکھے۔[3]

کیا مُردے سنتے ہیں؟

سُوال: کیا مُردے ہماری پکار سنتے ہیں اور اس کا جواب بھی دیتے ہیں؟

1 ..... مشہور مُفَسِّر مُفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: توبہ کے معنیٰ ہیں کہ بوقتِ توبہ گناہ سے باز رہنے کا پورا ارادہ ہو اور اگر توبہ کے وقت ہی یہ خیال ہے کہ گناہ کرتا رہوں گا تو یہ توبہ نہیں بلکہ اسلام کا مذاق ہے۔ (مرآۃ المناجیح،٣/٣٦٤) مزید فرماتے ہیں: توبہ کے ارادے سے گناہ کرنا کفر ہے کہ چلو گناہ میں حرج ہی کیا ہے کل توبہ کر لیں گے! یہ توبہ نہیں بلکہ شریعت کا مذاق اڑانا ہے اور خدائے تعالیٰ پر امن، یہ دونوں باتیں کفر ہیں۔ (مرآۃ المناجیح،٣/٣٦٠)

2 ..... بخاری، کتاب فضائل القرآن، باب فضل المعوذات، ٣/٤٠٧، حدیث: ٥٠١٧۔ 3 ..... معجم کبیر، ٧/ ١٥٢، حدیث: ٦٦٢٦۔

جواب: جی ہاں، مُردے ہماری آواز سنتے ہیں۔[1]

کارکردگی دینے میں اخلاص کیسے پیدا کریں؟

سُوال: کارکردگی دینے میں اخلاص کیسے پیدا کریں؟

جواب: یقیناً یہ بہت مشکل کام ہے کہ اپنا عمل دوسروں کے سامنے بیان کرنا اور اپنے آپ کو سنبھالنا کہ کہیں ریاکاری میں نہ پڑ جاؤں یا کوئی تعریف کرے تو آزمائش میں نہ آجاؤں۔ لیکن ظاہر ہے کہ کارکردگی دینا بھی ضروری ہے کہ اگر یہ کارکردگی کا سلسلہ نہ ہو تو دعوتِ اسلامی کا کام چل نہیں سکتا۔ میں بھی بہت آزمائش میں ہوں کہ جس کی اتنی شہرت ہو اور لوگ جس کے اس قدر تعریفوں کے پل باندھتے ہوں وہ آزمائشوں سے کس طرح بچے گا۔ اللہ پاک کی رحمت ہی بچائے گی اور کوئی راستہ نہیں ہے۔ کارکردگی دینے میں یہ خیال رکھنا چاہیے کہ حبِ جاہ، ریاکاری نیز شیطان کے ہر مکر و فریب سے محفوظ رہیں، بعض لوگ تحدیثِ نعمت کا نام لے کر یا دوسروں کی دل جوئی کا بہانہ بنا کر بھی اپنے اعمال دوسروں پر ظاہر کر دیتے ہیں، مثلاً آپ کی دل جوئی کے لیے عرض کر رہا ہوں کہ میں ایک سال سے تہجد پڑھ رہا ہوں۔ حالانکہ تہجد سے افضل عصر اور عشا کی سنتِ غیر مؤکدہ ہیں، کیا وہ بھی پڑھنے کا معمول ہے اگر ہے تو وہ نہیں بتائے گا کہ اس پر واہ واہ نہیں ہوگی بلکہ تہجد کا بتانے پر واہ واہ ہوگی، اللہ پاک ہم سب پر رحم فرمائے۔

کیا ٹِڈی کھانا سُنَّت ہے؟

سُوال: کیا ٹِڈی حلال ہے اور اس کے کھانے کا طریقہ کیا ہے نیز کیا یہ سنت ہے اور صحابۂ کرام نے بھی اس کو کھایا ہے؟

جواب: حدیثِ شریف میں ہے: اللہ پاک نے دو خون اور دو مُردے حلال کیے ہیں۔ دو خون کلیجی اور تلی، اور دو

---

[1] ......جب ابوجہل وغیرہ کفار کو بدر کے کنویں میں پھینک دیا گیا تو اس وقت رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان سے خطاب فرمایا"فَهَلْ وَجَدْتُمْ مَّا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا" تو کیا تم نے اس وعدے کو سچا پایا جو تم سے تمہارے رب نے کیا تھا؟ حضرتِ سیّدنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے عرض کی: یا رسولَ اللہ! آپ ایسے جسموں سے کلام فرما رہے ہیں جن کے اندر روحیں نہیں؟ ارشاد فرمایا"وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ مَا اَنْتُمْ بِاَسْمَعَ لِمَا اَقُوْلُ مِنْهُمْ" اس ذات کی قسم! جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے جو کچھ میں کہہ رہا ہوں اسے تم ان سے زیادہ نہیں سنتے۔ (بخاری، کتاب المغازی، باب قتل ابی جہل، ۳/۱۱، حدیث: ۳۹۷۶)

مُردے مچھلی اور ٹڈی۔[1] ٹڈی کو ذبح نہیں کیا جاتا، نہ اس میں خون ہوتا ہے، اس کو بھون کر کھا سکتے ہیں لیکن زندہ نہ بھونیں کہ اگر اس کی گردن یا سر بھی کاٹ دیں پھر بھی یہ گھنٹوں تک زندہ رہتی ہے۔

حُبِّ جاہ اور ریاکاری میں کیا فرق ہے؟

سُوال: حُبِّ جاہ اور ریاکاری بندہ شہرت کے لیے کرتا ہے تو کیا ان دونوں میں کوئی فرق ہے؟(نگرانِ شوریٰ کا سُوال)

جواب: بہت فرق ہے، حبِ جاہ یعنی اپنی واہ واچاہنا اور تعریف پسند کرنا مذموم ہے اور ریاکاری یعنی دکھاوے کی نیت سے لوگوں پر اپنی نیکیاں ظاہر کرنا حرام ہے، دونوں کی تعریفات پیشِ نظر ہوں گی تو ان امراض سے بچنا آسان ہوگا، ریاکاری کی مثال یہ ہے کہ جیسے کسی نے پیر شریف کا نفل روزہ رکھا اور کھجور والے کے پاس جا کر کہہ رہا ہے آج میں نے روزہ رکھا ہے، کھجور کا بھاؤ ذرا صحیح لگانا، میرے ساتھ رعایت کرنا، یہاں گویا مال طلب کرنے کے لیے اس نے اپنی عبادت اس کے سامنے ظاہر کی کہ کسی طرح مجھے مال مفت یا سستا مل جائے۔

بعض دکان دار بھی نادان ہوتے ہیں کہ رمضان میں بھاؤ بہت بڑھا دیتے ہیں، نفلی روزے کے لئے کھجور سستی دے رہے ہیں، لیکن رمضانُ المبارک میں فرض روزوں میں کھجوروں کے دام بہت مہنگے کئے ہوئے ہیں۔ اسی طرح اگر مسجد میں نیاز کروانی ہو اور گوشت والے کے پاس گوشت لینے جائیں اور اس سے کہیں کہ بھائی مسجد میں نیاز کا اہتمام کیا گیا ہے گوشت ذرا صاف ستھرا اور اچھا دینا تو وہ بظاہر کہے گا کہ جی جی بالکل بے فکر ہو جائیں لیکن اب وہ ہڈیاں زیادہ کر دے گا یا جس طرح اس کا بس چلے گا خیانت کرنے کی کوشش کرے گا کیونکہ اس کے ذہن میں یہ بیٹھا ہوا ہے کہ یہ تو ویسے بھی چندے کا پیسہ ہے، لوگوں کا مال ہے اگر میں نے اس میں گوشت کے بجائے ہڈیاں زیادہ کر بھی دیں تو اس کا اس میں کون سا نقصان ہے حالانکہ یہ سوچ بھی بالکل غلط ہے جو ایسا کرتے ہیں ان کو اس سے بچنا چاہیے اور اللہ پاک سے ڈرنا چاہیے۔ نیاز اگر چندے کے پیسوں سے ہو رہی ہے اور اظہار بھی کر دیا تو ریا کا حکم نہیں لگے گا اور اگر یہ کہا کہ میں ہر مہینے بڑی دھوم دھام سے گیارھویں کرتا ہوں لہٰذا مجھے چاول سستے ریٹ پر دینا تو اس صورت حال پر بھی غور کر لینا چاہیے۔

---

[1] ...ابنِ ماجه، كتاب الاطعمة، باب الكبد والطحال، ۴/۳۲، حدیث: ۳۳۱۴۔

مشہور مُحدِّث حضرتِ سیِّدُنا سُفیان ثَوری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کہیں مدعُو تھے میزبان نے اپنے خادِم سے کہا: اُن برتنوں میں کھانا کِھلاؤ جو میں دوسری بار کے حج سے لایا ہوں، سیِّدُنا سُفیان ثَوری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے سُن کر فرمایا: مسکین! تو نے ایک جُملے میں دو حج ضائع کر دیئے![1] اسی طرح اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے والد صاحب حضرت مولانا مفتی نقی علی خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمَا نے فضائلِ دعا میں ایک حکایت لکھی ہے: ایک غلام و آقا حج کرکے واپس اپنی منزل پر آرہے تھے کہ راستے میں نمک ختم ہو گیا، اتنے پیسے بھی نہیں تھے کہ پیسوں سے نمک خرید لیتے۔ ایک منزل پر آقا نے غلام سے کہا: کریانہ والے کی دُکان سے تھوڑا نمک یہ کہہ کر لے آؤ کہ ہم حج کر کے آرہے ہیں، وہ گیا اور کہا: میں حج کر کے آیا ہوں تھوڑا سا نمک دے دو یہ کہہ کر وہ لے آیا۔ دوسری منزل میں آقا نے پھر بھیجا، اس بار اس غلام نے یوں کہا: میرا آقا حج سے آیا ہے تھوڑا نمک دے دو۔ اس نے نمک دے دیا وہ لے آیا۔ تیسری مرتبہ آقا نے اس غلام کو پھر بھیجنا چاہا تو غلام نے جو کہ حقیقۃً آقا بننے کے قابل تھا کہا: پرسوں نمک کے چند دانوں پر اپنا حج بیچا کل آپ کا حج بیچا، آج کس کا حج بیچ کر لاؤں![2]

یقیناً یہ بات قابلِ غور ہے کہ لوگ اپنی عبادتیں، اپنی نیکیاں ضائع کر کے اپنے ذِمّے گناہ ڈال لیتے ہیں۔ ہاں جو امامت وغیرہ جیسے ضروری دینی امور کی اُجرت لیتے ہیں ان کی بات الگ ہے ان کا یہ عمل ناجائز نہیں کہلائے گا کہ علمائے کرام نے اب ان امور کی اجرت کو جائز قرار دیا ہے، شریعت کی روشنی میں امامت کی اجرت، قرآنِ پاک سکھانے، علمِ دین پڑھانے، وعظ کہنے، اذان دینے کی اجرتیں جائز ہیں کہ اگر ان کی اجرت نہیں دی جائے گی تو لوگ دِین کے ان عظیم کاموں سے دوری اختیار کریں گے اور اپنے گھر کا نظام چلانے کے لئے معاش کی ضروریات کے پیشِ نظر کوئی اور کام کریں گے تو ایسی صورتوں میں ان اہم امور کو کون انجام دے گا؟ بالآخر سارا نظام خراب ہو جائے گا، لہٰذا اب ان کی اُجرت کو شریعتِ مطہرہ نے جائز قرار دیا ہے، جبکہ نعت خواں حضرات جو نعت خوانی کرنے کی اجرت طلب کرتے ہیں اس کی شریعت میں اجازت نہیں ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ اگر سارے نعت خواں بھی نعتیں پڑھنا چھوڑ دیں تب بھی دین کا نقشہ نہیں بدلے گا۔ اسی طرح تلاوتِ قرآنِ کریم کرنے کی اجرت بھی جائز نہیں کیونکہ اگر وہ کہے کہ مجھے پیسے نہیں دو گے تو

---

1 ... فضائلِ دعا، ص ۲۸۱۔ 2 ... فضائلِ دعا، ص ۲۸۱۔

میں تلاوت نہیں کروں گا تو اس سے دین پر کوئی فرق نہیں پڑے گا تلاوت تو کوئی بھی کر سکتا ہے اگرچہ قاریوں کی طرح مخصوص انداز میں نہ کرے کہ مقصود تلاوت کرنا ہے کوئی بھی کرے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اب بھی بہت سے ایسے خوش نصیب قاری اور نعت خواں حضرات موجود ہیں جو فِیْ سَبِیْلِ اللہ تلاوت بھی کرتے ہیں اور نعتیں بھی پڑھتے ہیں اور اس کام پر پیسوں وغیرہ کی ڈیمانڈ نہیں کرتے۔

بچوں کو ڈرانے کے لئے یہ کہنا کیسا "اللہ بابا آجائے گا"؟

سُوال: اکثر مائیں وغیرہ بچوں کو اس طرح ڈراتی ہیں کہ اللہ بابا آجائے گا اس طرح کہنا کیسا؟

جواب: لوگ اللہ بابا غالباً فقیر کو کہتے ہیں، کہنے والے کی اس سے مراد اللہ پاک کی ذات نہیں ہوتی، ویسے بچے کو اس طرح ڈرانا نہیں چاہیے کہ بچہ ڈرپوک بن جائے گا۔

کیا عادتاً پائنچے فولڈ رکھنے والے کی نماز بھی مکروہ ہوگی؟

سُوال: اگر کوئی شلوار کے پائنچے عادتاً فولڈ ہی رکھتا ہو تو کیا اس کی نماز میں کراہت آئے گی؟

جواب: جی ہاں! پائنچے فولڈ کرکے نماز پڑھنے سے نماز مکروہِ تحریمی ہوگی۔[1]

مولیٰ علی کی کیا بات ہے!

سُوال: ایک واقعہ ہے کہ حضرتِ سَیِّدُنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم جب گھوڑے پر سوار ہوتے تو دوسرا پاؤں رکاب میں رکھنے تک پورا قرآنِ پاک تلاوت فرمالیتے تھے؟ (سائل: مشتاق عضری، کبرڈ)

جواب: فتاویٰ رضویہ میں بھی یہ کرامت بیان کی گئی ہے عام آدمی ایسا نہیں کر سکتا یہ حضرتِ سَیِّدُنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم کی کرامت ہے،[2] کرامت ہوتی ہی وہ ہے جو خلافِ عادت ہو۔[3] اسی طرح کئی بزرگانِ دین سے مختلف کرامتوں کا ظہور ہوا ہے اور ہوتا رہتا ہے۔

---

1 ......درمختار مع ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیہا، ۲/ ۴۹۰ ماخوذاً۔

2 ......فتاویٰ رضویہ، ۷/ ۶۷۴۔شواھد النبوۃ، ص ۲۱۲۔ 3 ......بہارِ شریعت، ۱/ ۵۸، حصہ:۱۔

www.dawateislami.net

ساداتِ کرام کی مدد کیسے کریں؟

سُوال: زکوٰۃ سیّد کو دینا جائز نہیں تو سیّد کی مدد کیسے کی جائے؟

جواب: بغیر زکوٰۃ کے بھی تو ساداتِ کرام کی مدد کی جاسکتی ہے، زکوٰۃ مال کا میل ہے ساداتِ کرام کو دیں گے تو زکوٰۃ بھی ادا نہیں ہوگی۔

دورانِ تلاوت آیتِ سجدہ آجائے تو سجدہ کب کریں؟

سُوال: دورانِ تلاوت سجدۂ تلاوت آجائے تو کیا اسی وقت سجدہ کرنا ہوگا؟ (سائل: ڈاکٹر خالد عطاری، گجرات)

جواب: اگر مکروہ وقت نہ ہو تو بہتر یہی ہے کہ اسی وقت سجدہ کرلیا جائے اور بعد میں کرنا چاہیں تب بھی گناہ نہیں ہے۔ لیکن مستحب یہ ہے کہ ﴿سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَ اِلَيْكَ الْمَصِيْرُ﴾[1] پڑھ لے[2] اگر یہ دعا نہیں آتی تب بھی گناہ گار نہیں ہوگا۔ البتہ مکروہ اوقات میں سجدۂ تلاوت نہ کرے۔[3] [4]

کیا دورِ رسالت میں دِین کا کام اُجرت پر ہوتا تھا؟

سُوال: کیا حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دور میں بھی دِین کا کام اجرت پر کیا جاتا تھا؟

جواب: اس وقت دِین کا کام اجرت پر نہیں ہوتا تھا، البتہ مالِ غنیمت مجاہدین میں تقسیم کردیا جاتا تھا۔ بعد میں ضرورت کے پیشِ نظر علمائے کرام نے دِین کا کام اجرت پر کرنے کی اجازت دی نیز امامت اور وعظ وغیرہ کی اجرت لینا بھی جائز قرار دیا، اگر اس کی اجازت نہ دی جاتی تو دِین کا نظام درہم برہم ہوجاتا کہ ہر کوئی فکرِ معاش میں لگ جاتا پھر نمازیں کون پڑھاتا؟ علمِ دین کون سکھاتا؟ اس کے علاوہ جو دِین کے ضروری امور ہیں ان کا نظام کیسے چلتا؟

---

1 ...ترجمۂ کنزالایمان: ہم نے سنا اور مانا تیری معافی ہو اے رب ہمارے اور تیری ہی طرف پھرنا ہے۔ (پ۳، البقرۃ: ۲۸۵)

2 ...ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب سجود التلاوۃ، ۲/۷۰۳۔

3 ...فتاوی ھندیۃ، کتاب الصلاۃ، الباب الاول فی المواقیت، ۱/ ۵۲۔

4 ...اوقاتِ مکروہہ میں آیتِ سجدہ پڑھی تو بہتر یہ ہے کہ سجدہ میں تاخیر کرے، یہاں تک کہ وقتِ کراہت جاتا رہے اور اگر وقتِ مکروہ ہی میں کرلیا تو بھی جائز ہے اور اگر وقتِ غیر مکروہ میں پڑھی تھی تو وقتِ مکروہ میں سجدہ کرنا مکروہِ تحریمی ہے۔ (فتاوی ھندیۃ، کتاب الصلاۃ، الباب الاول فی المواقیت، الفصل الثالث، ۱/۵۲)

www.dawateislami.net

بیوی کی بہن کو فطرہ دینا کیسا؟

سُوال: بیوی کی بہن کو فطرہ دینا کیسا؟

جواب: اگر وہ حق دار ہے تو اس کو دے سکتے ہیں، لیکن آپ کا اس سے رشتہ بہنوئی کا ہے کیونکہ یہ زوجہ کی بہن ہے اس سے تعلقات رکھنا خطرے کی بات ہے جو ہلاکت میں ڈال سکتا ہے، لہٰذا اگر اس کی مدد کرنی ہے تو ایسے انداز سے کیجئے کہ اس کو پتا ہی نہ چلے کہ آپ نے اس کی مدد کی ہے۔ بعض لوگ واہ وا کی وجہ سے اپنا نام بتانا ضروری سمجھتے ہیں، ایسا نہیں ہونا چاہیے، ویسے بھی جس کو زکوٰۃ یا فطرہ دیا اس کو بتانا ضروری نہیں ہے کہ یہ فطرہ یا زکوٰۃ ہے۔

کیا جنات انسانوں کا کھانا کھا سکتے ہیں؟

سُوال: حدیثِ پاک کا خلاصہ ہے کہ بغیر ”بِسۡمِ اللّٰہِ“ پڑھے کھانا کھانے سے شیطان اس کھانے میں شریک ہو جاتا ہے جبکہ علمائے کرام نے لکھا ہے کہ جنات کی خوراک ہڈی اور گوبر ہوتی ہے تو شیطان جب جن ہے تو پھر یہ ہمارے کھانے میں کس طرح شریک ہو جاتا ہے؟

جواب: یہ کہاں لکھا ہے کہ شیطان ہمارا کھانا نہیں کھا سکتا؟ حدیثِ پاک میں ہے کہ شیطان کھانے میں شریک ہو جاتا ہے جیسا کہ ایک بار ایسا ہوا بھی کہ کوئی شخص کھانا کھا رہا تھا اور اس نے ”بِسۡمِ اللّٰہِ“ نہیں پڑھی تھی اور کھانے کے دوران اس کو ”بِسۡمِ اللّٰہِ“ یاد آئی تو اس نے کہا ”بِسۡمِ اللّٰہِ اَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ“ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یہ دیکھ کر مسکرائے اور فرمایا کہ شیطان نے جو کھایا تھا اس کی اُلٹی کر دی![1] اس کا مطلب یہ ہے کہ شیطان ہمارا کھانا کھا سکتا ہے۔

کیا دوائی کھانے سے قبل ”بِسۡمِ اللّٰہِ“ نہیں پڑھنی چاہیے؟

سُوال: بعض لوگ کہتے ہیں: دوائی کھانے سے پہلے ”بِسۡمِ اللّٰہِ“ نہیں پڑھنی چاہیے حالانکہ ”بِسۡمِ اللّٰہِ“ پڑھنا تو برکت کا باعث ہے، صحیح کیا ہے؟

جواب: دوائی کھانے سے پہلے ”بِسۡمِ اللّٰہِ“ پڑھی جا سکتی ہے یہ منع نہیں، چاہیں تو ”بِسۡمِ اللّٰہِ الشَّافِی“، ”بِسۡمِ اللّٰہِ

---

[1] ...ابوداود، کتاب الاطعمة، باب التسمية على الطعام، ۳/۴۸۸، حدیث: ۳۷۶۸ ملتقطاً۔

اَلْکَافِی“ بھی پڑھ لیں۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ دوا جلدی فائدہ دے گی۔

پیشاب کی شدت ہو تو نماز پڑھنا کیسا؟

سُوال: اگر پیشاب کی شدت ہو تو کیا نماز شروع کر سکتے ہیں؟

جواب: جب پیشاب وغیرہ کی شدت ہو تو اس وقت نماز پڑھنا ناجائز ہے بلکہ دورانِ نماز ایسی کیفیت پیدا ہو جائے تو نماز توڑ دینا واجب ہے![1] اس حالت میں نماز پڑھیں گے تو گناہ گار ہوں گے بعد میں اس نماز کا اعادہ کرنا ہو گا یعنی وہ نماز دوبارہ پڑھنی ہو گی۔[2]

اپنی زکوٰۃ نکال کر رسید پر کسی مرحوم کا نام لکھوانا کیسا؟

سُوال: اگر کوئی شخص اپنی زکوٰۃ نکالے اور ایصالِ ثواب کے لیے کسی مرحوم کے نام پر رسید بنوائے تو کیا درست ہے؟

جواب: اپنی زکوٰۃ نکال کر رسید پر کسی اور کا نام لکھوانا گناہ نہیں ہے لیکن جس کو ایصالِ ثواب کرنا ہے رسید پر نام لکھوائے بغیر بھی اس کو ایصالِ ثواب کیا جا سکتا ہے۔

کسی کا حق کھا جانا کیسا؟

سُوال: اگر کسی نے میرا حق دبا لیا اور میں نے اس کو معاف کر دیا تو کیا وہ اللہ کی پکڑ سے بچ جائے گا؟

جواب: جس نے آپ کا حق تلف کیا اس نے گناہ کیا اس کو اگرچہ آپ نے معاف کر دیا لیکن اس کی یہی ذِمّہ داری بنتی ہے کہ وہ توبہ کرے اور اپنی پوری کوشش کرے کہ آپ کا حق ادا کرے، ہاں اگر وہ کوشش کرتا رہا اور اس دوران اس کو معلوم ہوا کہ آپ نے اس کو معاف کر دیا تو یہ معافی کی صورت ہو سکتی ہے۔

پابندی سے نماز پڑھنے کی عادت کیسے بنے؟

سُوال: اگر کوئی کہے میں پابندی سے نمازیں پڑھنے کی عادت بنانا چاہتا ہو تو ہم ایسا کیا کریں کہ وہ نمازی بن جائے؟

جواب: اس شخص پر انفرادی کوشش کی جائے نیز اسے نمازوں میں اپنے ساتھ لے جانے کی عادت بنائی جائے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ وہ نمازی بن جائے گا۔

---

1 ...درمختار مع رد المحتار، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة... الخ، مطلب فی بیان المستحب... الخ، ۲/ ۵۱۴۔

2 ...درمختار مع رد المحتار، کتاب الصلاة، مطلب فی الخشوع، ۲/ ۴۹۲۔

فہرست

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
دُرُود شریف کی فضیلت	1	کیا چھوٹے معذور بچوں کو بھیک دینی چاہیے؟	14
خوفِ خدا میں اضافہ کیسے ہو؟	1	بیوی کا پہلے شوہر کے باپ سے پردہ ہوگا یا نہیں؟	15
حضرتِ سیِّدُنا آدم کا قدِ مبارک کتنا تھا؟	2	کیا بار بار کی جانے والی غلطی اللہ پاک معاف فرما دیتا ہے؟	15
بعدِ وضو پاؤں کے تلوے چادر سے صاف کرنا کیسا؟	2	جنّات سے محفوظ کیسے رہیں؟	16
امیرِ اہلِ سنّت کے بچپن کا دلچسپ واقعہ!	3	میری عمر تمہیں لگ جائے کہنا کیسا؟	16
اُمِّ عطار کی امیرِ اہلِ سنت پر شفقت!	3	کیا مُردے سنتے ہیں؟	16
کیا والدین بچوں کی خواہش پوری نہیں کرتے؟	4	کارکردگی دینے میں اخلاص کیسے پیدا کریں؟	17
کیا امام مسجد کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں؟	5	کیا نذر کھانا سُنَّت ہے؟	17
کیا اعتکاف میں بیٹھنے والا فرض نماز پڑھا سکتا ہے؟	6	حُبِّ جاہ اور ریاکاری میں کیا فرق ہے؟	18
وحی کیا ہوتی ہے؟	6	بچوں کو ڈرانے کے لئے یہ کہنا کیسا "اللہ بابا آجائے گا؟"	20
کیا طویل اذان دینا درست ہے؟	6	کیا عادتاً پائنچے فولڈ رکھنے والے کی نماز بھی مکروہ ہوگی؟	20
شفاعت کا ثبوت؟	7	مولیٰ علی کی کیا بات ہے!	20
نیکی کرنے کے بعد تعریف کی خواہش کرنا کیسا؟	7	ساداتِ کرام کی مدد کیسے کریں؟	21
کیا بزرگانِ دین نے ہجرت فرمائی ہے؟	8	دورانِ تلاوت آیتِ سجدہ آجائے تو سجدہ کب کریں؟	21
غوثِ اعظم کا حلیہ مبارک	8	کیا دورِ رسالت میں دِین کا کام اُجرت پر ہوتا تھا؟	21
بچوں سے لالچ کی عادت کیسے دور ہو؟	9	بیوی کی بہن کو فطرہ دینا کیسا؟	22
داڑھی نہ رکھنے کا مشورہ دینا کیسا؟	9	کیا جنات انسانوں کا کھانا کھا سکتے ہیں؟	22
ٹیبیبیٹ چھینک دیا!	10	کیا دوائی کھانے سے قبل "بِسْمِ اللہ" نہیں پڑھنی چاہیے؟	22
خلفائے راشدین کو نِدا کرنا کیسا؟	10	پیشاب کی شدت ہو تو نماز پڑھنا کیسا؟	23
شادی ننھیال میں کی جائے یا ددھیال میں؟	10	اپنی زکوٰۃ نکال کر رسید پر کسی مرحوم کا نام لکھوانا کیسا؟	23
چھوٹے اور بڑے گناہ میں کیا فرق ہے؟	11	کسی کا حق کھا جانا کیسا؟	23
کیا بھکاریوں کو بھیک دینی چاہیے؟	12	پابندی سے نماز پڑھنے کی عادت کیسے بنے؟	23
اصل مستحق کی پہچان کیسے ہو؟	13	ماخذ و مراجع	25

ماخذ و مراجع

قرآن مجید	کلامِ الٰہی	****
کتاب کا نام	**مصنف / مؤلف / متوفی**	**مطبوعات**
کنز الایمان	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۲ھ
روح المعانی	ابو الفضل شہاب الدین آلوسی، متوفی ۱۲۷۰ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۲۰ھ
خزائن العرفان	صدر الافاضل مفتی نعیم الدین مراد آبادی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۲ھ
بخاری	امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ۲۵۶ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۹ھ
مسلم	امام ابو الحسین مسلم بن حجاج قشیری، متوفی ۲۶۱ھ	دار الکتاب العربی بیروت ۱۴۲۷ھ
ابن ماجہ	امام ابو عبد اللہ محمد بن یزید ابن ماجہ، متوفی ۲۷۳ھ	دار المعرفہ بیروت ۱۴۲۰ھ
ابو داود	امام ابو داود سلیمان بن اشعث سجستانی، متوفی ۲۷۵ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۲۱ھ
ترمذی	امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، متوفی ۲۷۹ھ	دار المعرفہ بیروت ۱۴۱۴ھ
صحیح ابن حبان	ابو حاتم محمد بن حبان تمیمی الدارمی، متوفی ۳۵۴ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
معجم کبیر	امام ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۲۲ھ
الترغیب و الترہیب	امام زکی الدین عبد العظیم بن عبد القوی، متوفی ۶۵۶ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
در مختار	علاء الدین محمد بن علی حصکفی، متوفی ۱۰۸۸ھ	دار المعرفہ بیروت ۱۴۲۰ھ
فتاوی ہندیۃ	ملا نظام الدین، متوفی ۱۱۶۱ھ و علمائے ہند	دار الفکر بیروت ۱۴۱۱ھ
رد المحتار	سید محمد امین ابن عابدین شامی، متوفی ۱۲۵۲ھ	دار المعرفہ بیروت ۱۴۲۰ھ
بحر الرائق	علامہ زین الدین بن نجیم، متوفی ۹۷۰ھ	کوئٹہ
احیاء علوم الدین	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ۵۰۵ھ	دار صادر بیروت ۱۴۲۰ھ
الزواجر عن اقتراف الکبائر	امام ابن حجر ہیتمی متوفی ۹۷۳ھ	دار المعرفہ بیروت
بہجۃ الاسرار	ابو الحسن نور علی بن یوسف، متوفی ۷۱۳ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
شواہد النبوۃ	مولانا عبد الرحمٰن جامی، متوفی ۸۹۸ھ	مکتبۃ الحقیقۃ استنبول ترکی
مراٰۃ المناجیح	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز
نزہۃ القاری	علامہ مفتی محمد شریف الحق امجدی، متوفی ۱۴۲۰ھ	فرید بک سٹال لاہور
فتاوی رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن لاہور ۱۴۲۷ھ
بہار شریعت	مفتی محمد امجد علی اعظمی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۲۹ھ
فتاوی اہل سنت	دار الافتاء اہل سنت	غیر مطبوعہ
فضائل دعا	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۱ھ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کے لیے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمائیے ❁ سنّتوں کی تربیت کے لیے **مَدَنی قافلے** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ ''غور و فکر'' کے ذریعے **مَدَنی اِنعامات** کا رسالہ پُر کر کے ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔

میرا مَدَنی مقصد: ''مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔'' اِنْ شَآءَ اللہ۔ اپنی اصلاح کے لیے ''**مَدَنی اِنعامات**'' پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے ''**مَدَنی قافلوں**'' میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ۔

ISBN 978-969-631-642-8
0125728

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، کراچی
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net